بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل قادیان

جلد ۱۷ — نمبر ۸۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۳۰ء

ظفر علی کا امن شکن طریق عمل

کیا گورنمنٹ توجہ کرے گی

بٹالہ کے بعد لائل پور سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کے احمدیوں کو نشانہ ظلم بنایا گیا۔ اور بلا وجہ انہیں زدو کوب کیا گیا ہے۔ بٹالہ میں شرارت کا آغاز جہاں مستریوں کے ذریعہ ہوا۔ لائل پور میں فتنہ کا باقی مستریوں کا وہ سب سے بڑا حامی اور مددگار بنا۔ جس کا نام ظفر علی ہے۔ ظفر علی نے لاہور میں قانون حکومت کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے احمدیوں پر ظلم وستم کرنے کی جو دھمکی دی تھی۔ اسے لائل پور میں اس نے واقعہ کی شکل دے دی۔ اور وہ اس شرارت کو ہر اس جگہ دوہرانے کے لئے لوگوں کو اشتعال دلا رہا ہے۔ جہاں جہاں احمدی پائے جاتے ہیں۔ اور بالکل کھلے الفاظ میں احمدیوں کی جان و مال پر حملہ کرنے۔ ان کے گھروں کو جلا دینے۔ اور ہر طرح انہیں تنگ کرنے کے لئے اشتعال دلا رہا ہے۔ اس کے متعلق اگر گورنمنٹ اپنا کوئی فرض سمجھتی ہے۔ تو اس کی ادائگی کی طرف متوجہ ہو۔ اور اس فتنہ انگیزی کا انسداد کرے۔ ورنہ ہم خاموشی کے ساتھ اب کوئی ظلم برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اگر ہمیں خود ہی اس کا سدباب کرنا پڑا۔ تو ہم ایک ایک شرارت کا پورا پورا انتقام لیں گے اور فتنہ پردازوں کو بتا دیں گے۔ کہ ہم پر ہاتھ اٹھانا ایسا تر نوالہ نہیں۔ جیسا انہوں نے نادانی سے سمجھ رکھا ہے۔

دراصل ظفر علی اور اسی قماش کے لوگوں کا خیال ہے۔ احمدی بہت تھوڑے ہیں۔ اور ان کے خلاف ہر ظالمانہ کارروائی جو ظفر علی وغیرہ شروع کریں گے۔ اس میں سارے کے سارے مسلمان ان کے ساتھ شریک ہونگے۔ لیکن یہ سراسر بے وقوفی ہے۔ ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ مہذب اور شرفاء میں سے کوئی بھی ظفر علی اور اس کے لفنگوں کے ساتھ مل کر ظلم پر کمر نہیں باندھے گا۔ اور جو لوگ اس کے لئے تیار ہونگے انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کثرت کے لئے ضروری نہیں۔ کہ قلت کو پیس ڈالے۔ غلبہ اور کامرانی کا موجب ایک اور ہی چیز ہے۔ اور ہم ہی نہیں۔ بلکہ دنیا جانتی ہے۔ کہ وہ احمدیوں میں پائی جاتی ہے نہ کہ ان لوگوں میں جنہیں شرافت چھو بھی نہیں گئی۔

بہر حال پہلے گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ اس فتنہ کو روکے۔ جو ظفر علی وغیرہ احمدیوں کے خلاف پھیلا رہے ہیں۔ اور جو بٹالہ اور لائل پور میں واقعات کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ لیکن اگر یہ وسعت اختیار کرتا گیا۔ اور اس کا انسداد نہ کیا گیا۔ تو خود احمدیوں کو اس کا انتظام کرنا پڑیگا لائل پور کے شرمناک واقعہ پر اب "زمیندار" میں یہ کہکر پردہ ڈالا جا رہا ہے۔ کہ جلسہ میں "چند قادیانیوں نے گڑبڑ پیدا کر دی"۔ اور "چند" کی تفصیل خود "زمیندار" "تین مرزائی جلسہ میں آئے ان میں دو وکیل اور ایک سوداگر تھا" (۱۰ اپریل) لکھکر بتا چکا ہے۔ کہ اول تو اس پوزیشن کے آدمیوں کے متعلق یہ کہنا ہی حماقت ہے کہ انہوں نے "ایک عظیم الشان جلسہ میں" گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ دوسرے کئی ہزار کے مجمع میں جسے ظفر علی نے یہ کہکر بے حد مشتعل کر رکھا تھا۔ کہ وہ "قادیانیوں کی عافیت تنگ کر دیں"۔ تین آدمی کیا گڑبڑ کر سکتے تھے۔ دراصل ظفر علی اور اس کے ساتھیوں نے محض ان کے احمدی ہونے کی وجہ سے ان کے خلاف بدتہذیبی اور بربریت کا اظہار کیا۔ اور ان پر لاٹھیاں برسائیں دھکے دئے۔ اور مکے مارے۔

"ایک عظیم الشان جلسہ" کے "ہزاروں" افراد کا صرف تین نہتے افراد پر پل پڑنا ان کے نزدیک بہت بڑی بہادری ہوگی۔ لیکن دراصل ان کی یہ شرمناک حرکت ہے۔ جو انہوں نے جلسہ عام میں لوگوں کو شمولیت کی دعوت دینے کے بعد احمدیوں سے روا رکھی۔ اور اس کی ساری ذمہ واری ظفر علی پر ہے گورنمنٹ کو اس فتنہ پرداز کے اس نئے فتنہ کی طرف جلد متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور اسے قطعاً ملک کا امن برباد کرنے کی اجازت نہ دینی چاہیئے۔

اخبار "تازیانہ" کا اظہار حق

ایک گذشتہ پرچہ میں ہم نے اخبارات کو اس بدزبانی اور بیہودہ گوئی کی طرف توجہ دلائی تھی۔ جو مستری اور ان کے حامی سلسلہ احمدیہ کے خلاف اخبارات میں کر رہے ہیں۔ ہمیں یہ دیکھکر خوشی ہوئی۔ کہ بعض حق پسند اخبارات نے اس بارے میں اپنا فرض محسوس کیا ہے۔ چنانچہ گوجرانوالہ کے اخبار "صادق"۔ امرتسر کے اخبار "روشنی" اور لاہور کے اخبار "تازیانہ" نے نہایت شریفانہ اور دیانت دارانہ طریق سے اس بارے میں اظہار رائے کیا ہے۔ معزز معاصر "تازیانہ" کا نوٹ ناظرین کے مطالعہ کے لئے دوسری جگہ درج کیا گیا ہے۔ دیگر معاصرین سے بھی ہم ایسی ہی شرافت کے متوقع ہیں۔

تفسیر القرآن مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح

قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ تفسیر القرآن کی قیمت میں رعایت کے طالب پیشگی قیمت بھیجکر اس موقعہ سے فائدہ اٹھالیں۔ جس کے جواب میں بعض احباب نے بکڈپو سے رقم منتقل کرا لینے کی ہدایت کی ہے جو کسی اعلان پر انہوں نے بکڈپو کو بھجوائی تھی۔ اگر اور دوست بھی جنہوں نے بکڈپو کو رقم بھجوائی ہو۔ اور وہ اسے پیشگی قیمت تفسیر القرآن میں منتقل کرانا چاہیں۔ تو ہمیں اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

پرائیویٹ سکرٹری قادیان

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر ... شائع کیا)

احمدی اور غیر احمدی مسلمانوں کا عظیم الشان جلسہ

قادیان میں کسی غیر احمدی کو کوئی خطرہ نہیں

۱۵ - اپریل ۱۹۳۰ء بعد نماز مغرب زیر صدارت جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مسلمانان قادیان کا ایک جلسہ ہوا - جس میں مستریوں کے اس جھوٹے پروپگنڈا کی کہ قادیان میں مسلمانوں کی زندگیاں خطرہ میں ہیں - قادیان کے غیر احمدی مسلمانوں کے نمائندہ میاں خیر الدین صاحب نے پُر زور الفاظ میں تردید کی - اور شیخ یعقوب علی صاحب نے ظفر علی مالک "زمیندار" کے چیلنج کا جواب دیا۔

آپ نے فرمایا :-

پولیس متوجہ ہو رہی ہے

پچھلے جلسہ میں ہم نے مقامی پولیس کے متعلق اپنی شکایات کا اظہار کیا تھا - کہ انہوں نے مستریان مباہلہ کو شرارتوں سے باز رکھنے کے لئے کوئی کارروائی نہیں کی - اب چونکہ ہمارے احتجاج پر پولیس متوجہ ہو رہی ہے - اس لئے میں افسران پولیس کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

جھوٹا پروپیگنڈا

ہم حکومت کے وفادار اور امن پسند لوگ ہیں اور امن سے رہنا چاہتے ہیں - ہمیں کسی سے دشمنی نہیں - ہم سب کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں - مگر آج چند شورہ پشت کمینہ خصلت لوگ یہ ناپاک پروپیگنڈا کر رہے ہیں - کہ قادیان میں امن نہیں - اور وہاں کے غیر احمدی مسلمانوں کی زندگیاں خطرہ میں ہیں - یہ جس قدر ناپاک اور جھوٹا پروپیگنڈا ہے - اسے قادیان کا ہر شخص جانتا ہے اور سب کو معلوم ہے - کہ ہم احمدی قادیان کو ایک مقدس بستی سمجھتے ہیں - یہاں کا ایک ایک ذرہ ہمارے نزدیک شعائر اللہ میں داخل ہے - یہاں کے مسلمان - ہندو - سکھ بھی ہمارے بھائی ہیں - ہمارے دل میں اُن کی عزت ہے - ہمیں ان سے محبت ہے بے شک ہمارا ان سے مذہبی اختلاف ہے - لیکن اس کا یہ مطلب نہیں - کہ ہم ان سے انسانیت اور شرافت کا سلوک نہ کریں - یہاں کے سکھوں اور ہندوؤں سے ہم ہمیشہ بھائیوں جیسا سلوک کرتے رہے ہیں - اور کرتے رہیں گے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ہمارے تعلقات ان کے ساتھ چلے آتے ہیں فوائد اور آرام پہنچانے میں ہم نے کبھی انہیں نظر انداز نہیں کیا ۔

ظفر علی کا چیلنج

دو تین دن ہوئے جبکہ لاہور میں ایک جلسہ ہوا - جس میں ظفر علی نے تقریر کی - اور مولوی احمد علی کی صدارت میں یہ قرار داد پاس کی - کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر مرزا بشیر الدین محمود احمد مستریوں کے نقصان کی تلافی کر دیں - اور انہیں قادیان رہنے دیں - ورنہ احمدیوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا جائے گا -

یہ چیلنج جو ہمیں ظفر علی کی طرف سے دیا گیا ہے - ہمارے لئے نیا نہیں - جب سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور ہو کر اپنے دعوے کی بنیاد رکھی ہے - تبھی سے اس قسم کے شرارت آمیز چیلنج تاریکی کے فرزندوں نے دینے شروع کئے - بلکہ احمدیوں کو قسم قسم کی تکالیف بھی دی گئیں - حتےٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کے منصوبے کئے گئے - لیکن خدا تعالےٰ کا چونکہ آپ سے وعدہ تھا کہ واللہ یعصمک من الناس - اس لئے کوئی تدبیر کارگر نہ ہو سکی - اور یہ لوگ اپنے منصوبوں میں ناکام و نامراد رہے ۔

پس یہ چیلنج بھی ہمارے لئے نیا چیلنج نہیں - اس سے پہلے یہ لوگ بیسیوں دفعہ اس قسم کی لاف زنیاں کر چکے ہیں - اور اس قسم کے لایعنی فضول اور لغو چیلنج آئے دن گورنمنٹ کو بھی دیتے رہتے ہیں - لیکن گورنمنٹ جانتی ہے کہ ان لوگوں کے اندر زندگی کی رُوح نہیں - اور عملاً کچھ نہیں کر سکتے ۔

ظفر علی سُن لے

ہم آج صاف اور واشگاف طور پر کہدینا چاہتے ہیں - ظفر علی وغیرہ کان کھولکر سُن لیں - کہ ان کی اس قسم کی دھمکی ہمیں ہرگز مرعوب نہیں کر سکتی - ہم خدا کے فضل سے ایک زندہ قوم ہیں انہوں نے پہلے کب کمی کی ہے - جو آج عرصہ حیات تنگ کرنے کی دھمکی دی جا رہی ہے - ہاں بے شک ہم امن پسند ہیں - اور پہلے کبھی حملہ نہیں کریں گے - بلکہ اگر ہم پر حملہ کیا گیا - تو اس صورت میں بھی پہلا موقعہ گورنمنٹ کو دیں گے - کہ قیام امن کے متعلق وہ اپنا فرض ادا کرے - اور اگر گورنمنٹ اپنا فرض ادا کرنے سے قاصر رہی - تو ہم اپنی حفاظت خود کریں گے - اور احمدیوں پر حملہ کرنے والوں کو مؤثر جواب دیں گے - اس لئے ہم اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں اور کہتے ہیں - ظفر علی کا یہ چیلنج بہرے کانوں پر نہیں پڑا - بلکہ ایک زندہ قوم نے اسے سُنا - بلکہ قبول کیا ہے - اگر ظفر علی احمدی جماعت سے یہ کھیل کھیلنا چاہتا ہے - تو آئے - ہمارا ایک ایک بچہ اس کے مقابلہ کے لئے تیار ہے - اور اس کی لاف و گزاف کو پرپشہ کے برابر بھی نہیں سمجھتا ۔

مستریوں کو کوئی تکلیف نہیں دی گئی

خدا گواہ ہے - کہ ہم نے مستری عبد الکریم اس کے بھائی اور اس کے باپ کو باوجود ان کی شرارتوں اور متواتر دلآزاریوں کے ابھی تک کوئی تکلیف نہیں دی - ہم دو سال تک برابر ان کی گالیوں پر صبر کرتے رہے - اور کبھی ان کی طرف انگلی نہیں اٹھائی یہ لوگ مجھوکے مرتے آئے - اور یہاں انہوں نے پرورش پائی - اور یہاں کے سکولوں میں تعلیم حاصل کی - کیا اس احسان کا یہی بدلہ ہے کہ آج اپنے محسن کو گندی گالیاں دے کر اور اس کی پاک خواتین پر ناپاک اتہام لگا کر ہمارے جذبات کو سخت مجروح کر رہے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے مکان کے لئے انہیں مفت زمین دی - اور انجمن سے روپیہ دلوایا - اور اس گھڑی تک وہ انجمن کے مقروض ہیں - باوجود اس کے وہ یہ جھوٹا پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ احمدیوں نے قادیان سے انہیں نکال دیا - اور ان کے گھر پر قبضہ کر لیا ہے - اس جھوٹ کی سزا وہ ضرور پائیں گے -

مولوی احمد علی صاحب کو چیلنج

اگر مولوی احمد علی وغیرہ علماء کے دلوں میں خدا کا خوف اور اس کی خشیت ہوتی - اور احقاق حق و ابطال باطل ان کے مدنظر ہوتا - تو وہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کا تفسیر نویسی کے متعلق چیلنج قبول کرتے - اب بھی اگر ان میں جُرأت ہے - اور اپنے آپ کو وہ حق پر سمجھتے ہیں - تو آئیں - اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے مقابلہ میں قرآن مجید کے کسی حصہ کی تفسیر لکھیں - اس سے بآسانی فیصلہ ہو جائے گا - کہ کون خدا کا مقرب اور کون مردود بارگاہ الہٰی ہے اگر یہ نہیں - تو آئیں - حضرت مسیح موعود کی صداقت پر مباہلہ کر لیں - اور اپنے حق پر ہونے کا ثبوت دیں - یا پھر حضرت خلیفۃ المسیح کی پاکیزگی نفس اور خلافت پر مباہلہ کر لیں -

اس کے بعد یہ ریزولیوشن پاس ہوا - کہ قادیان کا یہ جلسہ تردید کرتا ہے - کہ مستریوں کو یا کسی اور مسلمان کو کوئی تکلیف دی گئی بعد ازاں میاں خیر الدین نے یہ ریزولیوشن پیش کیا - کہ قادیان کے وہ مسلمان جو احمدی نہیں - مستریوں کی بدزبانیوں اور شرارتوں سے اظہار نفرت کرتے ہیں - پھر بٹالہ اور لائل پور کے احمدیوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کا ریزولیوشن پیش ہوا - یہ سب ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوئے ۔

زندہ باد احمدی نوجوانان لاہور

ظفر علی کے چیلنج کے جواب میں احمدیہ انجمن انصار اللہ لاہور نے ایک چھوٹا سا ٹریکٹ شائع کیا ہے - جو اس قدر برجستہ اور اتنا پر زور ہے - کہ ظفر علی اسے

مستریوں کا بیان واقعات کی روشنی میں

مستریوں کا ایک بیان زمیندار نے شایع کیا ہے۔ جو سراسر واقعات کے خلاف ہے۔ یہ لوگ عرصہ دو سال سے اشتہارات واخبار کے علاوہ زبانی طور پر بھی جماعت احمدیہ کے مقدس امام اور سلسلہ کی معزز خواتین پر نہایت گندے اور ناروا الزام لگاتے رہے۔ ہر رنگ میں اشتعال انگیزی کرتے رہے۔ مگر ہر موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ کی تلقین یہی رہی۔ کہ "صبر کرو" چنانچہ یہ لوگ اس عرصہ میں نہایت امن و امان سے اپنا کاروبار کرتے رہے۔ اور جماعت احمدیہ کی پرائیویٹ سڑکوں کو بلا روک ٹوک استعمال کرتے۔ اور باوجودیکہ قادیان میں ان کی کوئی ہستی نہ تھی۔ وہ ہر قسم کے گزند سے محفوظ رہے۔ ۱۹۲۷ء میں جبکہ وہ ابھی اپنے آپ کو احمدی کہتے اور احمدی لکھا کرتے تھے۔ ایک شخص سے ان کی ذاتی تکرار ہو گئی۔ جس کو وہ آج "قاتلانہ حملہ" سے تعبیر کر رہے ہیں۔ اور "قادیانی مذہب سے تائب ہونے" کی وجہ سے ظاہر کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ سراسر جھوٹا افترا ہے۔ پھر "قاتلانہ حملہ" اسی سے ظاہر کہ نائب تحصیلدار نے اس کا فیصلہ کیا۔

قتل کی دھمکی

اس بیان کا سارا زور اس بات پر ہے۔ کہ مستریوں کو قتل کرنے کی پوری کوشش کی گئی۔ حالانکہ حقیقت بالکل برعکس ہے۔ یہ لوگ روز اول سے ہی ایسی افواہیں پھیلاتے رہے ہیں۔ اگر جماعت احمدیہ کے افراد نے ایک دفعہ بھی ایسا ارادہ کیا ہوتا تو آج تک معاملہ کہاں کا کہاں پہونچ جاتا۔ یہ لوگ جو محض اپنے بد افعال کے نتیجہ کی بناء پر سمجھتے تھے کہ "قادیانی ہم کو قتل کرا دینگے"۔ قادیان آنے کا ارادہ ترک کر دیتے۔ مگر بقول خود چھپ چھپا کر اپنے مکان میں پہونچتے۔ اور پھر مکان میں بند رہ کر باہر نکلنا قطعاً بند کر دیتے ہیں)۔ ان کا دو سال تک ہر قسم کی اشتعال انگیزی کے باوجود قادیان میں بعافیت رہنا اس بہتان کی کھلی تردید ہے اور اب یہ محض اس لئے شایع کیا جا رہا ہے۔ تاکہ عام پبلک کی ہمدردی حاصل کریں۔ ورنہ کونسا سمجھدار انسان ہے جو اس افسانہ کی تصدیق کر سکے۔

آج تک یہ لوگ پولیس کی مدح سرائی کرتے رہے ہیں لیکن اب یکایک پولیس کو مرعوب کرنے کے لئے اس کے خلاف بیانات شایع کر رہے ہیں۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ انسپکٹر صاحب پولیس اور سپرنٹنڈنٹ صاحب کے متعلق ان لوگوں نے غلط رپورٹ شایع کی ہے۔ مگر اس کا ازالہ خود پولیس کو کرنا چاہیئے:

تازہ واقعہ کی اصلیت

ان لوگوں نے لکھا ہے۔ کہ "خلیفہ قادیان نے ۲۷ر مارچ کو بروز جمعرات ایک نہایت اشتعال انگیز خطبہ پڑھا" اور "پھر عین خطبہ کے وقت مولوی عبدالرحمن ایڈیٹر مباہلہ پر پانصد قادیانیوں نے ہلا بول دیا۔ اور بے چارے کو نہایت بے دردی سے زخمی کیا"

(زمیندار ۱۳ر اپریل)

یہ فقرات اس بیان کے جعلی ہونے کی زبردست دلیل ہیں۔ "بروز جمعرات" "خطبہ پڑھنا" مباہلہ والوں کی نئی شریعت میں ہوگا۔ قادیان میں تو جمعہ کو خطبہ پڑھا جاتا ہے۔ اور جس واقعہ کی طرف مندرجہ بالا سطور میں اشارہ ہے۔ وہ ۲۷ر مارچ نہیں۔ بلکہ ۲۸ر مارچ کا واقعہ ہے۔ پھر "نہتے اور بے چارے" "عبدالرحمن پر" "پانصد قادیانی نہایت اشتعال کی حالت میں" "حملہ کریں"۔ اور وہ بچ کر چلا جائے۔ کوئی عقلمند اسے باور کر سکتا ہے؟ بلکہ بقول معائنہ کنندہ ڈاکٹر (جیسا کہ ہم نے سنا ہے) اسے کوئی کاری زخم بھی نہ آیا ہو۔ جو لوگ اس طرح دن کی روشنی میں کذب آفرینی کے عادی ہوں ان کی باتوں کو کہاں تک صحیح سمجھا جا سکتا ہے۔

بات یہ ہے۔ کہ ۲۸ر مارچ بروز جمعہ یہ لوگ تو صبح کی گاڑی سے امرتسر روانہ ہو گئے۔ اور اپنے نوکر اور نام نہاد ایڈیٹر کو مقرر کر گئے۔ کہ وہ عین خطبہ جمعہ کے وقت شرارت کر کے فساد کی صورت پیدا کرے۔ چنانچہ وہ مسجد اقصیٰ کے مغربی حصہ میں آکر شرارت کرنے لگا۔ اسے وہاں سے چلے جانے کو کہا گیا۔ مگر اس کا تو مقصد ہی شرارت تھی۔ جب ایک آدمی نے اسے ہٹانا چاہا۔ تو شور مچا دیا۔ معاملہ چونکہ عدالت میں جا چکا ہے۔ اس لئے سر دست اسی پر اکتفا کی جاتی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کی پوزیشن

اس بیان میں لکھا گیا ہے۔ کہ خلیفہ قادیان یا مباہلہ کریں یا عدالت میں جائیں۔ مباہلہ کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ اور حضور کے خدام کی طرف سے متعدد مرتبہ چیلنج کیا گیا۔ مگر کبھی اس کو مخالفین نے منظور نہ کیا۔ اور نہ کرینگے۔ باقی رہا مقدمہ چلانا اس کے لئے ہم گورنمنٹ سے پر زور مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ وہ ان فتنہ پردازوں کے خلاف مقدمہ چلائے۔ تاکہ گندہ فطرت لوگ اپنے کیفر کردار کو پہونچیں۔ مگر ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس زمینی گورنمنٹ کے علاوہ آسمان کی عدالت بھی ہے۔ اس کی لاٹھی میں آواز نہیں۔ مگر اس کی گرفت نہایت سخت ہوتی ہے۔

متفرقات

مستری فضل کریم اور مہر الدین کی گندہ دہنی کو چھوڑ کر صرف اس شخصی تکرار کو جو کسی شخص سے انہوں نے کی "قادیانیوں کی مار پیٹ" ظاہر کیا گیا ہے۔ جو سراسر غلط ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ مہر دین نے ایک نوجوان لڑکے کو بلاوجہ اشتعال دلایا۔ جس پر اس سے اس کی لڑائی ہو گئی۔ مگر چونکہ اس طرح جماعت کو مشتعل کرنے کے علاوہ بدنام کرنا ان لوگوں کے مد نظر ہے۔ اس لئے ذمہ دار افسران جماعت احمدیہ نے خاص طور پر ان نوجوانوں کو برداشت کی نصیحت کی ہے۔

مہر الدین اور رحمت اللہ کا اخراج

جماعت احمدیہ یا اس کے افراد نے ہرگز اور قطعاً کسی کو قادیان سے نکالا نہ نکلنے پر مجبور کیا۔ اور نہ ہی وہ ایسا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ قادیان میں ہر قوم کے لوگ بستے ہیں۔ اور باہم صلح سے رہتے ہیں۔ مگر چونکہ مہر الدین آتشباز اور رحمت اللہ کمہار کے لئے قادیان میں گذارہ تنگ تھا۔ یعنی آمدنی کے ذرایع نہ تھے۔ آتشبازی کو لوگ خود چھوڑ رہے ہیں۔ اس لئے اول الذکر تنگدست تھا۔ اور موخرالذکر نے تو مستقل طور پر بیکاری اختیار کر رکھی تھی۔ اس لئے وہ آمدنی کے لئے قادیان سے باہر چلے گئے۔ ہاں اخبار مباہلہ والوں نے ان کو آمدنی کا ایک یہ ڈھنگ بھی بتلا دیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف پروپیگنڈا کیا جائے۔ چنانچہ اب اخبارات میں ان کے اخراج کا چرچا ہو رہا ہے۔ جو محض جھوٹ پر مبنی ہے۔ یہ لوگ جب چاہیں اپنے مکانات میں آ سکتے ہیں:

اخبار زمیندار کا مطالبہ حضرت امام جماعت احمدیہ سے

اخبار زمیندار نے اپنی اشاعت ۱۳ر اپریل کے بہرہ نکات میں لکھا ہے:-

"اب چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ وہ (امام جماعت احمدیہ) یا تو حلف بعذاب موکد اٹھا کر کہہ دیتے۔ کہ کارکنان مباہلہ جو کچھ ان کی نسبت لکھ رہے ہیں وہ سراسر کذب و دروغ ہے۔ اور یا ان کے خلاف عدالت میں چارہ جوئی کرتے"

اس کے جواب میں سب سے پہلے ہم زمیندار سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا اس قسم کے اتہام لگانیوالوں کے مقابل اسلام کی یہی تعلیم ہے۔ کہ ان سے کوئی مطالبہ نہ ہو۔ بلکہ جس پر الزام لگایا جائے۔ وہ حلف اٹھائے؟

علاوہ ازیں تعجب ہے۔ کہ زمیندار اس قدر تجاہل عارفانہ سے کام لے رہا ہے۔ کیا اسے معلوم نہیں۔ کہ مدت ہوئی حضرت امام جماعت احمدیہ نے کھلے الفاظ میں شایع فرمایا ہے:-

"میرا جواب تو میرا رب ہے۔ میں اسی کو اپنا گواہ بناتا ہوں۔ وہ سب کھلی اور پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ اور اسی کا فیصلہ درست اور راست ہے۔ وہ اس امر پر گواہ ہے۔ کہ اخبار مباہلہ والوں نے سرتاپا جھوٹ بلکہ افترا سے کام لیا ہے۔ اور انشاء اللہ وہ گواہ رہیگا۔ میں اسی کے فضل کا امیدوار اور اسی کی نصرت کا طالب ہوں" (جواب مباہلہ نمبر اول جون ۱۹۲۸ء)

کیا اس وضاحت کے باوجود زمیندار کا بار بار اعادہ لایعنی مناسب ہے

جو ہرگز نہیں۔ ہاں اس بیان کے ساتھ ہی ہم بھی مولوی ظفر علی خان سے بعینہٖ ان کے الفاظ میں سوال کرتے ہیں۔ کہ اخبار سیاست (لاہور) نے آپ کا نام لیکر لکھا تھا کہ "لوگوں کو اس مہذب ڈاکو پر اعتماد نہیں رہا جس کے دفتر میں رشتہ داروں کی کنواری بیٹیوں کو حمل ہو جاتے ہیں۔ اور بچے گرائے جاتے ہیں" (۲۳ر مارچ ۱۹۲۸ء): اب چاہیئے تو یہ تھا کہ ظفر علی خان یا تو حلف موکد بعذاب اٹھا کر کہتے۔ کہ

احمدیوں اور مباہلہ والوں کا جھگڑا

مسلمانوں کی یہ انتہائی بدقسمتی ہے۔ کہ وہ اپنی قوتیں اپنوں کی تخریب میں ہی صرف کرتے ہیں۔ ہم نے ایک بار مباہلہ والوں کی حمایت کی تھی۔ لیکن آج جبکہ بعض اخبارات مباہلہ والوں کی اپیلوں سے متاثر ہو کر ان کی مظلومیت اور دادرسی میں آواز بلند کر رہے ہیں۔ ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ اصلیت کو پبلک پر ظاہر کر کے مباہلہ والوں کی مخالفت کریں۔

اخبار مباہلہ قادیان سے شائع ہوتا ہے۔ اسمیں قادیانی احمدیوں کے خلاف مضامین شائع ہوتے ہیں۔ جن کا لہجہ ناگوار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس اخبار میں احمدیوں کے بزرگ و محترم پیشوا کی ذات پر نہایت رکیک اور ناپاک حملے کئے جاتے ہیں۔ اب بتلایئے۔ کہ یہ کہاں کی اسلامی شان ہے؟ وہ لوگ جو احمدی نہیں ہیں۔ اگر وہ احمدیوں کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں تو انہیں صرف ان باتوں کے متعلق لکھنا چاہیئے۔ جن سے احمدیوں کے عقائد کا کھنڈن ہو سکتا ہو۔ اور عام مسلمان کسی عقیدے کی غلطی میں پھنسنے سے باز رہیں۔ یا جو مسلمان احمدیوں کے جھنڈے تلے جا چکے ہیں۔ وہ واپس لوٹ آئیں۔ ظاہر ہے کہ اس بلند و پاک جذبہ کے لئے تحریر اور تقریر میں انتہائی ضبط و تحمل اور شرافت و دیانت کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر اس جذبہ کو گالیوں۔ اتہاموں اور اسی قسم کی ادنیٰ درجہ کی تحریروں سے ملوث کر لیا جائے۔ تو یہ کام کسی صورت بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور اس سے بجائے فائدہ کے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ ہمیں کئی بار ایسے لوگوں سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا ہے۔ جو اخبار مباہلہ کی تحریروں کو مزے لے لے کر پڑھتے ہیں۔ وہ تمام لوگ اس بات پر متفق ہیں۔ کہ اس قسم کی تحریروں سے کسی قسم کی اصلاح کسی صورت بھی ممکن نہیں۔ کسی شخص کو چور اور بدمعاش ثابت کرنے سے آپ اسلام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے نہ کسی گمراہ شخص کو راہ راست پر لا سکتے ہیں۔ جب یہ ثابت ہو جائے۔ کہ یہ طریقہ مذموم ہے۔ تو اس قسم کے اخباروں یا لکچراروں کی حوصلہ افزائی کرنا قوم اور ملک کے لئے ہلاک ہے۔ جو الزام بعض ہندو اخباروں۔ لکچراروں اور مصنفوں پر لگایا کرتے ہیں۔ کہ ان کا لہجہ دل آزار اور گستاخانہ ہوتا ہے۔ اور اس سے مسلمانوں میں جوش پھیلتا ہے۔ قتل ہوتے ہیں۔ لوگ پھانسی چڑھتے ہیں۔ اور پھر جنازوں کے جلوس نکلتے ہیں۔ اگر یہی روش مسلمانوں کا کوئی فرقہ یا جماعت مسلمانوں کے متعلق یا غیر مذاہب کے متعلق اختیار کریگا۔ تو سب سے پہلے ہم اسے کشتنی و گردن زدنی قرار دینگے۔

اخبار مباہلہ والوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی تحریروں میں اعتدال اور شرافت کا جذبہ پیدا کریں۔ اگر وہ ایک جماعت کے ہر دلعزیز اور مقدس پیشوا پر نہایت خوفناک الفاظ میں الزامات لگائینگے۔ اور فحش نویسی سے کام لینگے۔ تو اگر اس پیشوا یا پیر یا رہنما کا کوئی جوشیلا مرید قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لے تو اسے معذور سمجھا جائے گا۔

اخبار مباہلہ والے اس حقیقت سے خالی الذہن نہیں۔ کہ جس شخص کے خلاف وہ نہایت زہریلے مضامین لکھ رہے ہیں۔ وہ مسلمانوں کی ایک خاص جماعت میں بے حد احترام سے دیکھا جاتا ہے۔ اور وہ لوگ اس کی عزت و ناموس کے لئے کٹ مرنے پر تیار ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم ایک جماعت کے احساسات کا خیال نہ کرتے ہوئے کامل بے احتیاطی اور غیر ذمہ واری سے اناپ شناپ لکھتے چلے جائیں۔

ہم ان مسلمانوں کو جو قادیانیوں یا لاہوری احمدیوں یا شیعہ حضرات یا وہابی حضرات پر آوازے کسنے اور انکے خلاف بُری سے بُری نکتہ چینی کو جائز قرار دیتے ہوئے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ ملزم قرار دیتے ہیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ جراٴت اور دلیری سے بڑھ کر اس مذموم روش کا قلع قمع کر دیں۔ جو جسم اسلام کو ناسور کی طرح اندر اندر کھائے چلی جاتی ہے۔ تمام اخبار نویسوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس قسم کے فسادی بھائیوں کی اصلاح کی طرف توجہ کریں۔ (تازیانہ ۷ اپریل ۱۵ء)

احمدیہ مجلس مشاورت کا انعقاد

خدا کے فضل و کرم سے اس دفعہ مجلس مشاورت میں شمولیت کیلئے گزشتہ سالوں کی نسبت بہت زیادہ احمدی جماعتوں کے نمایندے تشریف لائے۔ اور بہت دُور دُور سے تشریف لائے۔ نماز جمعہ مسجد نور میں پڑھی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ دل ہلا دینے والے الفاظ میں تبلیغ احمدیت کے متعلق فرمایا۔ ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھانے کے بعد حضور نے ایک جنازہ پڑھایا۔ جو حیدر آباد دکن سے آیا تھا۔ ۳ بجے کے قریب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں مجلس مشاورت کا اجلاس تلاوت قرآن کریم اور دعا کے ساتھ شروع ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تین گھنٹہ سے زائد مسلسل تقریر فرمائی۔ جو ان سفارشات کے متعلق تھی۔ جنہیں گزشتہ سال کے مقرر کردہ کمیشن نے حضور کی خدمت میں کاروبار سلسلہ کے متعلق پیش کیا۔ حضور نے بہت سی سفارشات منظور فرمائیں۔ بعض میں اصلاح کی۔ اور بعض کو رد کر دیا۔ ممبران کمیشن کی

۴ محنت اور کوشش کی بہت تعریف فرمائی۔ اور آیندہ سال کے لئے ایک کمیشن مقرر فرمایا جس کے ممبران جناب چودہری نعمت خاں صاحب۔ جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے تجویز ہوئے۔ یہ کمیشن آیندہ سال جنوری۔ فروری۔ اور مارچ میں اپنا کام کریگا اور مئی یا جون تک رپورٹ پیش کر دیگا۔

کمیشن کی ایک سفارش کو منظور فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے نظارتوں کی رپورٹیں اس موقعہ پر پڑھنے کی بجائے شائع کر دینی کافی قرار دیں۔ سوالات کے جواب دوسرے دن پر ملتوی کئے گئے۔ اور صرف بیت المال کے متعلق سب کمیٹی کا تقرر فرمایا۔ اور

موضع بھام متصل قادیان کے شرفا اور معززین کا اعلان

مستریوں کے گندے پروپیگنڈا سے اظہار نفرت

ہمیں اخبارات میں یہ پڑھ کر بہت افسوس ہوا ہے۔ کہ کارکنان اخبار مباہلہ یہ مشہور کر رہے ہیں۔ کہ انہوں نے جو کچھ گند جناب مرزا محمود احمد صاحب رئیس قادیان کے متعلق اپنے اخبار میں اچھالا ہے اسے علاقہ کے دوسرے لوگ بھی درست سمجھتے ہیں۔ اور وہ کارکنان مباہلہ کے ہمخیال ہیں۔ ہم نہایت زور کیساتھ اس کی تردید کرتے ہوئے اس امر کا اظہار کر دیتے ہیں۔ کہ جناب مرزا صاحب کے خاندان کے ساتھ ہمارے پشتہا پشت سے تعلقات چلے آتے ہیں۔ یہ خاندان اپنے علاقہ میں بہت معزز اور شریفوں اور ضعیفوں کا ہمیشہ مددگار رہا ہے۔ اس خاندان کے متعلق جو گندا پروپاگنڈا ان لوگوں نے کیا ہے۔ اُسے کوئی شریف انسان برداشت نہیں کر سکتا۔ اِس لئے پبلک کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ علاقہ کے جس قدر شرفاء لوگ ہیں۔ وہ سب کے سب ان چند لوگوں سے بیزار ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ہمارے علاقہ کے قابل فخر اور بہت ہی بڑے معزز خاندان کی خواتین پر ناپاک حملے کئے ہیں۔ اور ہم ہرگز اس امر کی اجازت نہیں دیتے۔ کہ اس قسم کے گندے پروپاگنڈے کی اخبارات میں ہماری طرف منسوب ہو کر اشاعت ہو۔

باقی رہا قادیان کا امن۔ سو اس کے متعلق ہم باہر کی پبلک کو بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ قادیان ہمارا صبح و شام آنا جانا ہے۔ وہاں کبھی ان لوگوں کو خطرہ میں نہیں پایا۔ یہ لوگ متواتر دو تین سال سے گندے الزامات جناب مرزا صاحب کی ذات اور خاندان پر لگا رہے ہیں۔ اور جس حوصلہ اور وقار کے ساتھ احمدی جماعت کے لوگوں نے ان باتوں کو برداشت کیا ہے۔ وہ انہی کا حصہ ہے۔

شرافت اور انسانیت کے تقاضا نے ہمیں مجبور کیا ہے۔ کہ ہم اس اعلان کو اخبارات میں شائع کریں۔ تاکہ پبلک ان بدکرداروں کے دھوکہ میں نہ آئے:۔

کشن سنگھ (پریذیڈنٹ کواپریٹو یونین بنک رئیس بھام)
فتح سنگھ پنشنر قانونگو بھام۔ حاکم سنگھ نمبردار بھام۔
ملا سنگھ نمبردار بھام۔ قطب الدین اول مدرس مدرسہ بھام۔
علی محمد وٹرنری کمپونڈر بھام:۔